تقسیم میراث کا وقت، والد کے پراویڈنٹ فنڈ میں تقسیمِ وراثت، اولاد کا ماں سے حقِ شرعی کا مطالبہ کرنا۔

والدہ کا تقسیمِ وراثت سے انکار کرنا، پراویڈنٹ فنڈ پر سود لینا، یتیم کا مال کھانا، یتیم کا حق کھانے میں معاونت کرنا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

(1) کیا والد کے انتقال کے بعد وراثت تقسیم ہو سکتی ہے، جبکہ والدہ زندہ ہوں اور کتنے عرصہ میں وراثت تقسیم کرنی چاہیے؟ (2) وراثت کا اصل حق دار کون ہوتا ہے اولاد یا ماں؟ (3) اگر والدہ کے نام پر قانونی مجبوری کے تحت انکے بچے امانت اور خیال کے طور پر والد صاحب کے پراویڈنٹ فنڈ جو کہ آفس والے والد کے انتقال کے بعد ان کے وارثوں کو دیتے ہیں قانونی طور پر وہ رقم کسی ایک فرد کے نام پر ٹرانسفر ہوتی ہے، اس پر بچے دستخط کر دیں تو کیا وہ رقم والدہ کا حق ہو گی یا اس کی بھی تقسیم وراثت کے حکم کے تحت آئے گی؟ (4) اگر ایک بیٹا اس میں سے اپنا حقِ شرعی مانگے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟ (5) والدہ کا اس رقم کی تقسیم سے انکار کرنا جائز ہو گا؟ (6) کیا وہ پیسہ قومی بچت میں رکھ کر اس پر منافعہ لینا، نیشنل سیونگ اکاؤنٹ جو سرکاری 12 فیصد کے قریب منافع ماہانہ دیتی ہو، تو کیا یہ سود ہو گا یا نہیں؟ والدہ کا یہ کہنا کہ میں مجبور ہوں اس لئے لے رہی ہوں، جبکہ ان کے دو بیٹے ہوں اور وہ انہیں کاروبار کے لئے اس لئے پیسے نہ دیں کہ وہ پیسہ ڈوب جائے گا، جبکہ ان کی پینشن ای او بی آئی سے آتی ہو، اور آفس سے شش ماہی رقم ایک لاکھ کے قریب ان کے ہی نام پر آتی ہو جس میں اولاد کا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی اولاد کو اس سے غرض ہے (7) کیا والدہ کا اپنی اولاد کو باپ کی وراثت میں سے حق نہ دینا یتیم کا مال کھانے کے حکم میں آئے گا؟ (8) اگر آئے گا تو اس کی کیا وعید ہے؟ (9) یتیم کا مال کھانے والے معاملے میں اگر کوئی شخص معاونت کرے اور اولاد کو اس کے باپ کے حق سے محروم رکھنے میں ساتھ دے تو کیا اس پر گناہ ہو گا؟ (10) کیا اولاد کا اپنا حق شرعی اپنی والدہ سے مانگنا گناہ ہے جبکہ والد کا انتقال ہو چکا ہو؟ وراثت کے مطالبہ پر کیا اولاد گناہگار ہو گی؟ (11) کیا شرعی احکامات کا مذاق اڑانا اور یتیم کو دھتکارنا گناہ کے ضمن میں آئے گا؟۔

مستفتی: شارق اللہ خان

بذریعہ: جی میل

****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامداً ومصلّیاً ومسلماً

(1) واضح رہے کہ جب کوئی فوت ہو جائے تو سب سے پہلے اس کے ترکہ میں سے اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا جائے گا، پھر اس کے قرضوں کی ادائیگی کی جائے گی، اس کے بعد اس کے بچے ہوئے مال کے ایک تہائی سے اس کی جائز وصیت (اگر اس نے کوئی وصیت کی ہو) پر عمل کیا جائے گا، اور ان سب کے بعد جو باقی بچے اس مال کو ورثاء کے درمیان ان کے حصوں کے بقدر تقسیم کر دیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

لہذا مسؤلہ صورت میں والد کے انتقال کے بعد جتنا جلد ممکن ہو وراثت تقسیم کرنی چاہئے اور بغیر کسی عذر کے تاخیر نہ کی جائے۔

(2) وراثت کے اصل حقدار ماں اور اولاد دونوں ہیں۔

(3،4،5) مسؤلہ صورت میں اگر واقعتاً تمام اولاد نے بطور امانت کے والد کے پراویڈنٹ فنڈ والدہ کے نام کرائے ہیں تو وہ پراویڈنٹ فنڈ ماں کی ملکیت نہ ہو گا، بلکہ وہ ان کے پاس بطور ودیعت و امانت کے ہو گا، لہذا ان میں سب ورثاء کا حق ہو گا، اور ان میں وراثت بھی جاری ہو گی، اور کسی بیٹے کا اپنا حق شرعی مانگنے سے وہ گناہ گار نہ ہو گا، اور اپنا حق مانگنے والے کو اس کا حق (جبراً و ظلماً) نہ دینے والا گناہ گار ہو گا اور والدہ کا ان پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ (جو کچھ والد کا مال وغیرہ ہے) میں تقسیم وراثت کا انکار کرنا جائز نہیں۔

(6) مذکورہ صورت میں ملنے والا منافع سود شمار ہو گا۔

(7) یتیم اس بچے کو کہا جاتا ہے جس کا باپ اس کے بچپن میں فوت ہو جائے، چنانچہ اگر ورثاء میں کوئی نابالغ ہو تو والدہ کا (ظلماً و جبراً) اپنی اولاد کے میراث کے مال کو ان میں تقسیم نہ کرنے کی صورت میں یتیم کا مال کھانے والی ہو گی، اور اگر ورثاء میں کوئی نابالغ نہ ہو تو والدہ یتیم کا مال کھانے والی شمار نہ ہو گی، البتہ میراث کا مال کو اس کے حقدار (ورثاء) سے روکنے والی ہو گی، جس کے متعلق حدیث میں وعید وارد ہوئی ہے۔

(8) قرآن و حدیث میں جہاں یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے انداز سے پیش آنے کے متعلق بہت تاکید آئی ہے، وہیں یتیم کا مال کھانے میں بہت سخت وعید بھی وارد ہوئی ہے۔

(9) یتیم کا مال کھانا گناہ کبیرہ ہے جس کے متعلق قرآن و حدیث میں بہت سخت وعیدات آئی ہیں، چنانچہ اس فعل کا مرتکب خود تو گناہ کا مستحق ہو گا ساتھ ساتھ ہر وہ شخص جو یتیم کا مال کھانے میں اس شخص کا معاون ہو گا، وہ بھی اس فعل کے گناہ میں برابر کا شریک ہو گا۔

(10) وفات کے بعد مرنے والے کا تمام مال اس کے ورثاء کی ملکیت میں چلا جاتا ہے، اور ہر وارث اپنے حصے کے بقدر اس کا مال کا مالک بن جاتا ہے، چنانچہ اپنے حصے کے بقدر وراثت میں سے اپنا حق مانگنے سے کوئی شخص گناہگار نہ ہو گا۔

(11) دین و شریعت کے کسی حکم کی تحقیر یا استہزا کرنا الگ چیز ہے اور شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرنا الگ ہے، دین و شریعت کے کسی حکم کی تحقیر یا استہزا سے انسان کافر ہو جاتا ہے، اور کسی حکم پر عمل نہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا، اس لئے یتیم کو دھتکارنا اگرچہ بہت بڑا گناہ ہے مگر یہ دین کے احکامات کا مذاق اڑانے میں شامل نہ ہو گا البتہ شریعت کے ایک حکم پر عمل نہ کرنا لازم آئے گا جس کے متعلق قرآن و حدیث میں سخت وعیدات وارد ہوئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

وضاحت: یہ بات جان لیں کہ ماں کا مقام قرآن وحدیث میں بہت بلند بیان فرمایا گیا ہے، قرآن مجید اور احادیث میں جا بجا ماں، باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے، اور خدا تعالی کی نافرمانی کے علاوہ ان کا ہر حکم ماننے کا اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آنے کا کہا گیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر ان جانب کی سے تمہیں کوئی تکلیف بھی پہنچے تب بھی ان کے سامنے اف تک نہ کہو، جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے، قال اللہ تعالیٰ: ﴿وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا إما يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كريما (23) واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا﴾ اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی ماں کا بہت بلند درجہ بیان فرمایا گیا ہے، ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ ایک صحابی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد فی سبیل اللہ میں جانے کی اجازت مانگی تو آپ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ تو ان صحابی نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا کہ پھر اپنی والدہ کی خدمت کرو، اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ جب آپ ﷺ سے حسن سلوک کے متعلق پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے پہلے تین مرتبہ ہر سوال کے جواب میں ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم فرمایا۔

لہذا شرعی تعلیمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے والدہ کے ساتھ تمام معاملات میں حسن سلوک اور نرمی واخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور حق پر ہونے کے باوجود عفو درگزر سے کام لینا چاہئے۔

للمسئلة الاولی

كمافی ردالمحتار (528/10) مط: الوحيدية:

(يبدأمن تركة الميت الخالية عن تعلق حق الغير بعينها كالرهن والعبد الجانی)... وإنما قدمت على التكفين لتعلقها بالمال قبل صيرورته تركة (بتجهيزه) يعم التكفين (من غير تقتير ولا تبذير)... (ثم) تقدم (ديونه التی لها مطالب من جهة العباد)...(ثم) تقدم (وصيته)...(من ثلث ما بقی) بعد تجهيزه وديونه...(ثم) رابعا بل خامسا (يقسم الباقی) بعد ذلک (بين ورثته).

وفی ملتقى البحر (493/4) مط: المنار:

يبدأ من تركة الميت بتجهيزه ودفنه بلا اسراف ولا تقتير ثم تقضى ديونه ثم تنفذ وصاياه من ثلث ما بقی بعد الدين، ثم يقسم الباقی بين ورثته.

وفی الموسوعة الفقهية (21/3) مط: علوم اسلامية:

ثم بعد التكفين والدين والوصية يقسم الباقی من المال الميت بين ورثته الذين ثبت ارثهم بالكتاب وهم المذكورون فی الآيات القرآنية.

للمسئلة الثانية

كمافی القرآن الكريم (النساء/11):

يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين فإن كن نساء فوق اثنتين فلهن ثلثا ما ترك وإن كانت واحدة فلها النصف ولأبويه لكل واحد منهما السدس مما ترك إن كان له ولد فإن لم يكن له ولد وورثه أبواه فلأمه الثلث فإن كان له إخوة فلأمه السدس من بعد وصية يوصي بها أو دين آباؤكم وأبناؤكم لا تدرون أيهم أقرب لكم نفعا فريضة من الله إن الله كان عليما حكيما.

Scanned with CamScanner

وفی صحیح البخاری(530/2)مط:رحمانیة:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال:ألحقوا الفرائض بأهلها فمابقی فلاولی لرجل ذکر.

فی ردالمحتار(532/10)مط:الوحیدیة:

قوله:(أی الذین ثبت إرثهم بالکتاب)أی:القرآن،وهم الأبوان والزوجان والبنون والبنات والاخوة والأخوات.

وفی الموسوعة الفقهیة(30/3)مط:علوم اسلامیة:

یستحق الفروض السابقة اثناعشر شخصا،أربعة من الرجال،ثمانیة من النساء،فالرجالهم:الأب، والجد الصحیح(ابو الأب)وإن علا،والأخ لأم،والزوج.

للمسئلة الثالثة،الرابعة،الخامسة

کمافی القرآن الکریم(النسآء/58):

ان الله یأمرکم ان تؤدوا الامنٰت الیٰ اهلها.

وفی احکام القرآن(293/2)مط:قدیمی کتب خانة:

قال ابوبکر:ماائتمن علیه الانسان فهو أمانة،فعلی المؤتمن علیها ردها الی صاحبها.

وفی صحیح البخاری(530/2)مط:رحمانیة:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال:الحقوا الفرائض باهلها فمابقی فلاولی لرجل ذکر.

وفی مشکاة المصابیح(460/1)مط:البشری:

عن أنس رضی اللہ عنہ قال:قال رسول الله ﷺ:"من قطع میراث وارثه،قطع الله میرثه من الجنة یوم القیمة".

وفی بدائع الصنائع(360/8)مط:دار الکتب العلمیة:

وأمابیان حال الودیعة،فحالها أنها فی یدالمودع أمانة؛لأن المودع مؤتمن،فکانت الودیعة أمانة فی یده،ویتعلق بکونها أمانة أحکام:منها:وجوب الرد عند طلب المالک؛لقوله تعالیٰ جلّ شانه:﴿ان الله یأمرکم ان تؤدوا الامنٰت الیٰ اهلها﴾حتی لوحبسها بعد الطلب فضاعت،ضمن.

وفی ردالمحتار(531/10)مط:رشیدیة:

والمعنی اذا خرج من الثلث فیمنع تعلق حق الوارث بصورته،فکان ذلک تقدیما علی الورثة.

وفی المبسوط للسرخسی(145/29)مط:رشیدیة:

فأمامازاد عن الثلث لایظهر فیه تقدیم الوصیة؛لأن حق الوارث فیه یمنع الوصیة،الاأن یجیز الوارث.

للمسئلة السادسة

وفی ردالمحتار(417/7)مط:وحیدیة:

نعم هذا یناسب تعریف الکنز بقوله:فضل مال بلاعوض فی معاوضة مال بمال.

وفی الموسوعة الفقهیة(50/22)مط:علوم اسلامیة:

والربافی اصطلاح الفقهاء:عرفه الحنفیة بأنه:فضل خال عن عوض بمعیار شرعی مشروط لأحد المتعاقدین فی المعاوضة.

وفی بدائع الصنائع(54/7)مط:دار الکتب العلمیة:

أماربا الفضل:فهو زیادة عین مال شرطت فی عقد البیع،علی المعیار الشرعی؛وهو الکیل أوالوزن فی الجنس عندنا.

للمسئلة السابعة

وفی سنن أبی داود(49/2)مط:لدهیانوی:

Scanned with CamScanner

قال علی بن أبی طالب ﷺ: حفظت عن رسول اللهﷺ: "لایتم بعد احتلام، ولاصمات یوم الی اللیل.

وفی مشکاة المصابیح (460/1) مط: البشری:

عن أنس ﷺ قال: قال رسول اللهﷺ: "من قطع میراث وارثه، قطع الله میرثه من الجنة یوم القیمة".

وفی بذل المجهود (76/13) مط: رشیدیة:

[قال علی بن أبی طالب ﷺ: حفظت عن رسول اللهﷺ: "لایتم بعد احتلام] أی بعد بلوغ أی إذا بلغ الرجل أو المرأة انقطع یتمه.

[circular stamp]

للمسئلة الثامنة

وفی القرآن الکریم (النساء/10):

إن الذین یأکلون أموال الیتامی ظلما إنما یأکلون في بطونهم نارا وسیصلون سعیرا.

وفی تفسیر الطبری (661/3) مط: الطارق:

عن ابی سعید الخدری قال: حدثنا النبی ﷺ عن لیلة اسری به، قال: "نظرت فاذا أنا بقوم لهم مشافر کمشافر الابل وقد وکل بهم من یأخذ بمشافرهم، ثم یجعل فی افواههم صخرا من نار یخرج من اسافلهم، قلت: یا جبریل من هؤلاء؟ قال: هؤلاء الذین یاکلون أموال الیتامی ظلما أنما یاکلون فی بطونهم نارا.

وفی سنن أبی داؤد (49/2) مط: لدهیانوی:

عن أبی هریرة ﷺ: أن رسول الله ﷺ قال: [اجتنبوا السبع الموبقات] قیل: یارسول الله، وماهن؟ قال: "الشرک بالله، والسحر، وقتل النفس التی حرم الله الابالحق، واکل مال الیتم، والتولی یوم الزحف، وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات".

للمسئلة التاسعة

وفی القرآن الکریم (المآئدة/2):

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الإثم والعدوان.

وفی احکام القرآن (429/2) مط: قدیمی کتب خانة:

﴿ولا تعاونوا علی الإثم والعدوان﴾ نهی عن معاونة غیرنا علی معاصی الله تعالیٰ.

وفی روح المعانی (314/5،6) مط: رشیدیة:

﴿ولا تعاونوا علی الإثم والعدوان﴾ فیعم النهی کل ما هو من مقولة الظلم والمعاصی، ویندرج فیه النهی عن التعاون علی الاعتداء والانتقام، وعن ابن عباس ﷺ وابی العالیة أنهما فسرا الاثم بترک ما أمرهم به و ارتکاب مانهاهم عنه.

للمسئلة العاشرة

وفی صحیح البخاری (528/2) مط: رحمانیة:

عن أبی هریرة ﷺ عن النبی ﷺ قال: انا اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم فمن مات وعلیه دین ولم یترک وفاء فعلینا قضاؤه ومن ترک مالا فلورثته.

وفی فتح الباری (305/21) مط: رشیدیة:

"ومن ترک مالا فلورثته" أی: فهو لورثته.

وفی المبسوط للسرخسی (145/29) مط: رشیدیة:

فأما ما زاد عن الثلث لا یظهر فیه تقدیم الوصیة؛ لأن حق الوارث فیه یمنع الوصیة، الا أن یجیز الوارث.

وفی صحیح البخاری (319/2) مط: رحمانیة:

عن عائشة ﷺ ان هند ابنت عتبة قالت: یارسول الله! ان اباسفین رجل شحیح ولیس یعطینی مایکفینی و ولدی الاما اخذت منه وهو لایعلم فقال: خذی مایکفیک وولدک بالمعروف.

Scanned with CamScanner

وفی فتح الباری(357/16)مط:رشیدیة:

واستدل به علی ان من له عند غیره حق وهو عاجز عن استیفائه جاز له ان یأخذ من ماله قدر حقه بغیر اذنه.

وفی ردالمحتار(531/10)مط:رشیدیة:

والمعنی اذا خرج من الثلث فیمنع تعلق حق الوارث بصورته، فکان ذلک تقدیما علی الورثة.

وفی المبسوط للسرخسی(145/29)مط:رشیدیة:

فأما ما زاد عن الثلث لایظهر فیه تقدیم الوصیة؛ لأن حق الوارث فیه یمنع الوصیة، إلا أن یجیز الوارث.

للمسئلة الحادی عشرة

وفی الموسوعة الفقهیة(228/13)مط:علوم اسلامیة:

اتفق العلماء علی تکفیر من صدر منه قول مکفر، سواء اقاله استهزاء، ام عنادا، ام اعتقادا.

وفی الهندیة(276/2)مط:رشیدیة:

اذا اطلق الرجل کلمة الکفر عمدا لکنه لم یعتقد قال بعض اصحابنا لایکفر وقال بعضهم یکفر وهو الصحیح ....الهازل اوالمستهزئ اذا تکلم بکفر استخفافا واستهزاء ومزاحا یکون کفرا عند الکل.

وفی ردالمحتار(343/6)مط:رشیدیة:

قاله المصنف وفی الفتح: من هزل بلفظ کفر ارتد، وان لم یعتقد للاستخفاف فهو ککفر العناد.

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	واللہ اعلم بالصواب
بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ	بندہ غلام یاسین عفا اللہ عنہ	بندہ شاہ ولی اللہ عفا اللہ عنہ	بندہ محمد خزیمہ غفرلہ ولوالدیہ
			مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکین کراچی
۱۵/شعبان/۱۴۴۳ھ	۱۵/شعبان/۱۴۴۳ھ	۱۵/شعبان/۱۴۴۳ھ	۱۵/شعبان/۱۴۴۳ھ
19/مارچ/2022ء	19/مارچ/2022ء	19/مارچ/2022ء	19/مارچ/2022ء

حوالہ نمبر: ۸۹/۸۲

مؤرخہ: ۱۶/۸/۴۳ھ

Scanned with CamScanner